ADVISORY
SCS
for win win solutions

آپ کے تجارتی مسائل کا شرعی حل

دارالافتاء برائے تجارتی و مالیاتی امور

اسلامی بینکنگ سے متعلق مسائل

سوال

1 اسلامی بینکنگ کرنا جائز ہے؟ میں نے یہ بات سنی ہے کہ مفتی تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں کہ 100 فیصد تو حلال نہیں ہے، لیکن بہتری کا ایک راستہ ہے۔ ایک چیز حلال نہیں تو شریعت کیسے اجازت دیتی ہے؟

2 مجھے معلوم کرنا تھا کہ بینک الفلاح اسلامک کی پروڈکٹس میں انویسٹ کر سکتے ہے؟

3 کیا ہم Elixier Group میں انویسٹ کر سکتے ہیں؟ یہ گروپ اسلامک پروسیجر کو فالو کرتا ہے۔ اور کوئی شریعہ بورڈ اس میں ہے؟

4 المیزان گروپ ہم کو نفع اور نقصان نہیں دیتا، اور ان کا کہنا ہے کہ ہم انفرادیت دے سکتے۔ اس میں شک آ جاتا ہے اور معاملے کی شفافیت کم ہو جاتی ہے۔ تو کیا اس میں کام کرنا جائز ہے؟

میں نے مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب سے یہ سوال پوچھا تھا کہ میزان بینک کی پروڈکٹس کو استعمال کر سکتے ہیں اور اس میں انویسٹ کرنا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا تھا کہ جائز ہے۔

جواب

1 مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنی تحریرات میں غیر سودی بینکاری کے لیے تجویز کردہ مالی نظام کو سود سے پاک قرار دیا ہے۔ باقی عملی کمزوریوں کے ازالے کے لیے شریعہ ایڈوائزر اور آڈٹ وغیرہ کا نظام بھی ہوتا ہے۔ یوں بازار میں جاری غیر سودی معاملات کے مقابلے میں یہاں زیادہ اطمینان ہونا چاہیے، لہٰذا ان باتوں پر اعتماد کرتے ہوئے غیر سودی بینکوں سے معاملات شرعاً درست ہیں۔ ہمارے ادارے کی بھی یہی رائے ہے۔ حضرت کے الفاظ میں ان کا موقف جاننے کے لیے جامعہ دارالعلوم کراچی سے رابطہ کیا جائے۔

2 جائز ہے۔

3 مروجہ مضاربت کاروباروں کے متعلق ماڈل فتویٰ ارسال کیا جارہا ہے۔

4 میزان بینک اور المیز ان انویسٹمنٹ کمپنی کے ساتھ معاملات کرنا شرعاً درست ہے۔ اگر وہاں کے کسی نمائندے نے آپ کو ایسی معلومات دی ہیں، جو تشویش کا باعث ہیں تو اس کا نام، عہدہ اور بیان تحریر کر ان کے شریعہ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیں، تاکہ وضاحت ہو جائے۔ اگر وہاں سے وضاحت نہ ہو سکے تو آپ SCS سے دوبارہ رجوع کر سکتے ہیں۔

ہنڈی کے کاروبار کا حکم

سوال

عبداللہ نے عمر سے ایک لاکھ درہم خریدے، (فی درہم 27 روپے کے حساب سے) عبداللہ پاکستان میں ہے اور عمر دبئی میں۔ عبداللہ نے کوئٹہ میں عمر کے اکاؤنٹ میں درہم کی قیمت جمع کرائی، (جو کہ 27 لاکھ روپے ہے) اور عمر نے دبئی میں عبداللہ کے اکاؤنٹ میں درہم جمع کیے۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ عبداللہ اس درہم کو اگر نقد بیچ دے تو فی درہم 27 روپے کے حساب سے بک جاتا ہے، جو کہ مارکیٹ کا نقد ریٹ ہے، لیکن عبداللہ نے اسی درہم کو ایک مہینے کے ادھار پر بیچ دیا، (فی درہم 27.50 روپے کے حساب سے) اب ادھار کی وجہ سے عبداللہ کو جو 50 ہزار روپے کا نفع ہوا، کیا یہ نفع عبداللہ کے لیے حرام ہے یا حلال؟

اگر حلال نہیں ہے تو کوئی شرعی متبادل صورت تحریر فرما دیجیے۔ واضح رہے کہ یہاں کے بعض مقامی علماء نے زبانی طور پر جواز کا فتوی دیا ہے۔ دلیل یہ پیش کی کہ جب جنس مختلف ہو، اس وقت ایسا سودا کرنا جائز ہے۔

جواب

عبداللہ کے لیے فی درہم 27.50 ادھار پر فروخت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس مجلس عقد میں وہ دراہم خریدنے والے کو قبضہ کرا دے۔ اگر ملکی قانون کی رو سے یہ خلاف قانون شمار ہوتا ہو تو اس صورت میں ملکی قانون کی خلاف ورزی اور اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنے کا گناہ ہوگا، کیونکہ حکومت کے ایسے قوانین جو شریعت کے خلاف نہ ہوں، ان کی پاسداری کرنا شرعاً ضروری ہوتا ہے، لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

دو مختلف ممالک کی کرنسیوں کی آپس میں خرید و فروخت کے لیے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1 دونوں کرنسیوں میں سے کسی ایک پر عقد کے وقت قبضہ ہو جائے۔

2 اس دن کے مارکیٹ ریٹ پر تبادلہ ہو۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں جائز نہیں، کیونکہ نسیئہ (ادھار خرید و فروخت) کے جواز کے لیے شرط ہے کہ عقد کے وقت جو مارکیٹ ریٹ ہے، اس پر بیچا جائے۔